نبی کریم ﷺ ایک کامیاب سپہ سالار، عظیم انقلابی لیڈر اور استشراقی نقطہ ء نظر

The Prophet Muhammad (S.A.W) a successful Commander in chief, Great Leader and Orientalists' vision

Dr. Fatim Noreen
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, Lahore Garrison University Lahore.
fatimanoreen@lgu.edu.pk

Dr. Shumaila Majeed
Assistant Professor, Akhuwat College University Kasur:
shumaila.majeed@akhuwat.edu.pk

Abstract:
Prophet Muhammad (S.A.W) is the person who established a social system based on justice and fairness, brotherhood and equality through his hard work and support. This resulted in an unparalleled civilization based on prosperity and well-being. The number of people who follow him still is two-thirds of the whole population of the world today. The Orientalists have doubts about whether (God forbid) the personality of the name Muhammad existed in the world or not. According to Richard Gabriel, there is no modern writing available on the life of Muhammad (S.A.W) that analyzes him as the first Commander of Islam and a successful leader. According to members of the American Christian Rights Organization and certain circles of the Western media, Muhammad was an incorrigible war criminal, and some even declared him a terrorist (God forbid). This study presents an intellectual denial of the accusations of the orientalists. It has been proved in the light of the Qur'an, Hadith, and historical facts that according to the divine command, every decision and action of the Prophet is based on the goodness and wisdom of humanity. Finally, a number of Orientalists also acknowledge the fact that the Prophet of Mercy was indeed a great mujāhid and revolutionary leader.

Keywords: *Successful Commander, revolutionary leader, Orientalist vision.*

حضور نبی رحمت محمد ﷺ وہ ہستی ہیں کہ جہنوں نے محنت شاقہ اور تائید ایزی کی بدولت عدل وانصاف، اخوت ومساوات پر مبنی ایک ایسا معاشرتی نظام قائم کیا جس کے ذریعے فلاح وبہبود پر مبنی بے نظیر تہذیب معرض وجود میں آئی۔ آپؐ کے نام لیواؤں کے ذریعے روم وفارس کی ظالمانہ نظام پر مبنی سلطنتیں مفتوح ہوئیں۔ جن کے ماننے والوں کی

تعداد آج بھی دنیا کے دو تہائی افراد پر مشتمل ہے۔ مستشرقین کو ایسی ہستی کے وجود کے بارے میں شک ہے کہ (معاذاللہ) کہ محمدؐ نام کی شخصیت دنیا میں تھی بھی کہ نہیں؟ رچرڈ گیبرئیل کے نزدیک محمدؐ کی زندگی کے بارے ایسی کوئی جدید تحریر نہیں ملتی جو اسلام کے پہلے سپہ سالار اور کامیاب باغی لیڈر کے طور پر تجزیہ کرتی ہو۔ امریکی مسیحی حقوق کی تنظیم کے ارکان اور مغربی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقہ جات کے نزدیک محمدؐ نا قابل اصلاح حد تک جنگ کے عادی مجرم تھے اور بعض (اس حد تک پہنچ گئے نعوذ باللہ) نے انھیں دہشت گرد قرار دے دیا۔ اس مقالہ میں مستشرقین کے ان الزامات کی تاریخی اور عقلی حقائق کی روشنی میں تردید کی گئی ہے۔ قرآن وحدیث اور تاریخی حقائق کے ذریعے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں کہ حکم الٰہی کے مطابق آپؐ کا ہر فیصلہ و عمل انسانیت کی بھلائی اور دانش مندی پر مبنی ہے۔ آخر کار مستشرقین کی بھی ایک تعداد اس حقیقت کی معترف ہے کہ نبی رحمتؐ واقعتًا ایک عظیم مجاہد اور زبردست انقلابی لیڈر رہیں۔

محمدؐ کی ماورائی شخصیت:

رابرٹ سپنسر (Robert Spencer) لکھتا ہے:

> "From a strictly historical standpoint, it is impossible to state with certainty even that a man named Muhammad actually existed, or if he did, that he did much or any of what is ascribed to him."[1]
>
> خالص تاریخی نظریہ سے دیکھا جائے تو یقین کے ساتھ یہ کہنا ناممکن ہے کہ محمد نام کا کوئی شخص دنیا میں تھا بھی کہ نہیں؟ اور اگر محمد کا کوئی وجود تھا تو کیا اس نے وہ سب کارنامے یا ان میں چند کئے بھی تھے جو اس سے منسوب کئے جاتے ہیں؟
>
> "In all likelihood he did exist – particularly in light of recorded aspects of his life that are acutely embarrassing for Muslims today."[2]

---

[1] Robert Spencer, The truth about Muhammad founder of the world's most intolerant religion, P:31
Retrieved 2 December 2015 from http://www.jihadwatch.org/about-robert

[2] Ibid, p:31

عین ممکن ہے کہ اس کا وجود ہو گا۔ اگر ہے تو خصوصاً ہم اس کی زندگی کے ان پہلوؤں کی روشنی میں دیکھیں جو تاریخ کا حصّہ ہیں تو آج کے مسلمانوں کے لئے انتہائی شرمندگی کا باعث ہیں۔(معاذاللہ)

اس کے برعکس مستشرقین میں سے ہی رچرڈ اے-گیبرئیل (Richard A-Gabriel) اپنے مقالہ کے آغاز ہی میں جیسے کوئی گھٹنے ٹیک کر بڑے زبردست انداز میں سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"The long shadow of Muhammad stretches across centuries of strife to the present. Today an estimated 1.4 billion Muslims around the globe follow his teachings-the word of God and revealed to Muhammad and set down in the Koran – making Islam the world's second-largest religion behind Christianity. But despite Muhammad's remarkable accomplishments, there is no modern account of his life that examines his role as Islam's first great general and the leader of a successful insurgency. Had Muhammad not succeeded as a commander; however, Islam might have been relegated to a geographic backwater – and the conquest of the Byzantine and Persian empires by Arab armies might never have occurred.

The idea of Muhammad as a military man will be new to many. Yet he was a truly great general. In the space of a single decade, he fought eight major battles, led eighteen raids, and planned another thirty-eight military operations where others were in command but operating under his orders and strategic direction. Wounded twice, he also twice experienced."[3]

(حضرت) محمدؐ کی شخصیت کے اثرات کا عکس صدیوں کی جاں گسل کشمکش کے باوجود آج بھی قائم ہے۔۔۔ محمدؐ کی شاندار کامیابیوں کے باوجود ہمارے پاس محمدؐ کی زندگی کے بارے میں ایسی کوئی جدید تحریر نہیں ملتی جو اسلام کے پہلے عظیم سپہ سالار اور ایک کامیاب باغی قائد کے طور پر ان کے کردار کا تجزیہ کرتی ہو۔ اگر محمدؐ ایک کمانڈر کے طور پر کامیاب نہ ہوتے تو اسلام ایک

---

[3] Muhammad The Warrior Prophet, p:1، Retrieved 6 November 2015 from http://us.macmillan.com/author/richardagabriel

جغرافیائی خطے میں محدود ہو کر رہ جاتا اور عرب فوجوں کے ہاتھوں بازنطین اور فارس سلطنتوں کی فتوحات نہ ہوتیں۔ محمدؐ بطور سپاہی بہت سے لوگوں کے لئے یہ ایک منفرد خیال ہے لیکن آپ واقعی ایک عظیم جرنیل تھے۔ ایک دہائی کے عرصے میں آپ نے آٹھ بڑی جنگیں لڑیں۔ 18 (غزوات) جنگوں کی قیادت کی اور اڑتیس جنگوں کی منصوبہ سازی کی۔۔۔

درج بالا اقتباس میں رچرڈ گیبریل معترف ہے کہ آنحضورؐ کی شخصیت کے اثرات صدیوں کی جاں گسل کشمکش کے باوجود آج بھی قائم ہیں۔ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین عیسایت کے بعد دوسرا بڑا مذہب۔ آپؐ پر ایمان لانے والوں اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والوں کی تعداد 1.4 بلین ہے۔ رچرڈ گیبریل کے اس اعتراف میں رابرٹ سپنسر کے شکوک وشبہات کا نہ صرف جواب موجود ہے، بلکہ ایک یقین دہانی بھی موجود ہے کہ آنحضور ﷺ کی شخصیت کے اثرات صدیوں کی جاں گسل کشمکش کے باوجود آج بھی قائم ہیں۔ تاریخی حقائق کے مطابق وہ ہستی کہ جس نے ایک عظیم مجاہد اور کامیاب جرنیل کی حیثیت سے ایک دہائی کے مختصر سے عرصے میں ظلم کے خاتمے اور انسانیت کی بھلائی کے لئے کتنی جنگیں لڑیں؟ کتنی جنگوں کی قیادت اور منصوبہ سازی کی؟، جس کے ماننے والوں کی تعداد ڈیڑھ ارب تک ہے۔ کیا اس ہستی کے وجود کے بارے میں شبہات کا پیدا ہونا ممکن ہے؟ رچرڈ گیبرئیل آپ ﷺ کو عظیم سپہ سالار، کامیاب کمانڈر اور آپؐ کی فتوحات کو شاندار کامیابیاں قرار دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایک ایسا تاثر قائم کرتا ہے کہ اس کا مطالعہ غیر جانبدرانہ ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے لئے شوشہ چھوڑ دیتا ہے کہ محمد کی زندگی کے بارے میں ایسی کوئی جدید تحریر نہیں ملتی جو اسلام کے پہلے عظیم سپہ سالار اور ایک کامیاب باغی قائد کے طور پر ان کے کردار کا تجزیہ کرتی ہو۔ اور پھر وہ آپ کو جنگجو، باغی، قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"Muhammad was first and foremost a revolutionary, a fiery religious guerilla leader who created and led the first genuine national insurgency in antiquity that is comprehensible in modern terms."[4]

[4] Muhammad The Warrior Prophet, p:3

نبی کریم ﷺ ایک کامیاب سپہ سالار، عظیم انقلابی لیڈر اور استشراقی نقطہء نظر

محمدؐ (دنیا) کے اوّلین انقلابی اور زبردست مذہبی قائد تھے جنہوں نے ماضی میں پہلی باقاعدہ قومی بغاوت کی بنیاد رکھی اور اسے راہنمائی فراہم کی جو جدید دور کی اصطلاحات میں بھی قابلَ فہم ہے۔

کیرن آرم سٹرونگ لکھتی ہے:

"Since the destruction of world trade center on September 11,2001, member of the Christian rights in the United States and some sectors of the western media have continued this tradition of hostility that Muhammad was irredeemably addicted to war. Some have gone so far as to claim that he was a terrorist……"[5]

11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد امریکہ میں مسیحی حقوق کی تنظیم کے ارکان اور مغربی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقہ جات میں یہ معاندانہ روایات چلی آرہی ہے کہ محمدؐ ناقابل اصلاح حد تک جنگ کے عادی مجرم تھے اور بعض اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے آپؐ کو (نعوذ باللہ) دہشت گرد اور قرار دے دیا۔...

نبی کریمؐ ایک عظیم مجاہد اور کامیاب ترین انقلابی لیڈر

مستشرقین کے اعتراضات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسولوں علیہم السلام کی بعثت کا اصل مقصد ان کی گاہوں سے اوجھل ہے۔ قرآن مجید ان کی بعثت کا بنیادی مقصد اس طرح بیان کرتا ہے:

"لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ"[6]

"ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کیلئے منافع ہیں یہ اس لیے کیا گیا کہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ کو دیکھے بغیر اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔"

---

[5] Karen Armstrong, Muhammad: A Prophet for our Time, HarperCollins, October 17, 2006, pp:17-18

[6] الحدید 25:57

سید ابو الاعلی مودودی لکھتے ہیں اس مختصر سے فقرے میں اللہ تعالیٰ نے انبیاءعلیہ السلام کے مشن کا پورا لبِ لباب بیان کر دیا ہے۔۔۔ انبیاءعلیہ السلام کے مشن کو بیان کرنے کے معاً بعد یہ فرمانا کہ ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑا زور اور لوگوں کیلئے منافع ہیں خود بخود اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں لوہے سے مراد سیاسی اور جنگی طاقت ہے اور کلام کا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو قیام عدل کی محض سکیم پیش کرنے کیلئے مبعوث نہیں فرمایا تھا بلکہ یہ بات بھی اس مشن میں شامل تھی کہ عملاً نافذ کرنے کی کوشش کی جائے اور وہ قوت فراہم کی جائے جس سے فی الواقع عدل قائم ہو سکے اور اسے درہم برہم کرنے والوں کو سزا دی جا سکے اور مزاحمت کرنے والا کا زور توڑا جائے۔[7]

آنحضور ﷺ کی بعثت کا مقصد قرآن کریم تین مقامات پر یوں بیان کرتا ہے

"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ"[8]

وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول اللہ ﷺ کو الھدیٰ کے ساتھ اور دین حق دے کر تا کہ غالب کر دے اس کو پورے کے پورے دین (نظام زندگی) پر۔

درج بالا آیہء مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ آپؐ کی بعثت کا مقصد دین حق کو پوری دنیا پر غالب کرنا ہے۔ اسلام ایک دین (نظام) ہے۔[9] اس کے نفاذ کے لیے ایک صالح معاشرے کا قیام ناگزیر اور حکومت کا ہونا لازمی ہے۔ آپؐ کی جدوجہد کا مقصد اپنی ذات کے لئے حکومت کا حصول ہر گز نہ تھا بلکہ یہ حکومت اللہ کے دین اسلام کے نفاذ کا ایک ذریعہ تھی۔ اس راہ میں جو بھی باطل قوتیں رکاوٹ بنیں، جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے ان کا خاتمہ ضروری ہے۔

جہاں حق کے خلاف زبردست مزاحمت ہو اور تکلیف و ایذا رسانی شدید ہو وہاں حق کی حمایت میں اللہ کے دین کو غالب کرنا افضل ترین جہاد ہے اور اس افضل ترین جہاد کی توفیق اللہ کے رسولوں کو ملتی ہے جن میں ہمارے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سر فہرست ہیں۔ چونکہ رسول اللہؐ نے اس طرح جہاد کیا جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے لہٰذا معاندینِ اسلام میں سے خصوصاً مستشرقین کے جہاد فی سبیل اللہ کے حوالے سے اعتراضات کا تختہ مشق بھی آپؐ کی ذات مبارکہ ہے۔ سلف صالحین کے ترجمان علامہ ابنِ قیمؒ لکھتے ہیں:

---

[7] تفہیم القرآن، 5/221-222

[8] التوبۃ 9:33؛ الفتح 48:28؛ الصّف 61:9

[9] إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ- آل عمران: 19/3

آپ ﷺ نے دل و جان، دعوت و بیان اور سیف و سنان ہر پہلو سے اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے آپؐ کا دل، زبان اور ہاتھ ہر لمحہ و ہر لحظہ جہاد میں مصروف رہا اور یہی وجہ ہے کہ آپؐ کا مرتبہ سب سے بلند اور اللہ کے ہاں بھی آپؐ ہی سب سے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہوں گے جب اللہ نے آپؐ کو بعثت و رسالت سے نوازا تو حکم دیا۔[10]

"وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا - فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا[11]"

اگر ہم چاہیں تو ہر بستی میں خبر دار کرنے والا (پیغمبر) بھیج دیں لہٰذا آپؐ کفار کی اطاعت نہ کریں اور ان کے ساتھ اس (قرآن) کے ذریعے بڑا جہاد کریں۔

سیّد ولد آدم، سیّد الانبیاء، سیّد البشر، سیّدِ کونین حضرت محمدؐ رسول اللہؐ کی ذاتِ مبارکہ فخر کائنات ہے۔ مستشرقین کی ایک تعداد تحقیقی اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے نبی رحمت ﷺ کی شان ہر زہ سرائی کرتی ہے تو مستشرقین میں سے ہی جو لوگ فطرت سلیمہ کے حامل ہیں وہ آپ کی خوبیوں کی گواہی دیتے ہوئے آپؐ کی شان میں رطب اللسان ہیں ۔عربی زبان کی ایک کہاوت ہے "اَلفضل ما شهدت به الأعداء" اصل فضیلت تو وہ ہے کہ جس کا دشمن بھی اعتراف کریں۔ دوست اور معتقد تو ہر چیز کی تعریف ہی کریں گے، لیکن اصل تعریف وہ ہوتی ہے جو دشمن کی زبان سے ہو۔ اگر شیر دل کنگ رچرڈ (Lion Heart King Richard) نے صلاح الدین ایوبی کی تعریف کی ہے تو معلوم ہوا کہ واقعتاً صلاح الدین ایوبی بڑی عظیم شخصیت ہیں۔ یہاں پہ پروفیسر منٹگمری واٹ اور ڈاکٹر مائیکل ہارٹ کے اعتراف پر اکتفا کیا جائے گا۔ پروفیسر واٹ آپؐ کو "One of the greatest son of Adam"[12] قرار دیتا ہے۔ ڈاکٹر مائیکل ہارٹ اپنی کتاب "The hundred" میں دنیا کی پانچ ہزار سالہ معلوم تاریخ میں انسانیت کو خیر و بھلائی میں متاثر کرنے والے سو/100 عظیم ترین انسانوں کا انتخاب (selection) کرکے ان کی درجہ بندی

---

[10] ابنِ قیم، ابوعبداللہ الجوزی، زاد المعاد فی هدی خیر العباد، مکتبة ومطبعة محمد علی صبیح واولاده، بمیدان الازهر، س-ن، 5/3

[11] الفرقان 25: 5-51

[12] Watt, William Montgomery, Muhammad at Medina , Clarendon Press, Oxford, 1953, p:335

(gradation) کر کے ان میں سے نمبر ایک پر محمد رسول اللہ ﷺ کو لاتا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو نمبر تین پر لاتا ہے اور وہ عیسائی ہونے کے ناطے اس درجہ بندی کی وضاحت کرتا ہے:

> "My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels."[13]
>
> سو عظیم انسانوں کی فہرست میں سر فہرست، محمدؐ کا انتخاب کچھ قارئین کے لئے حیران کن اور کچھ لوگوں کے لئے سوالیہ نشان ہو گا ؟(میرے اس انتخاب کے بارے میں کہ میں نے نمبر "1" پہ محمدؐ کو کیوں منتخب کیا ہے تو میرا یہ انتخاب اس لئے ہے) کہ پوری تاریخِ انسانی میں The only man صرف ایک (محمدؐ) ہی ایسی شخصیت ہے جو دونوں میدانوں میں دین و دنیا میں انتہائی بلندی پر ہے۔

اس سے مراد کہ کوئی اورانسان اس شان و مرتبے کا حامل ہے ہی نہیں[14]۔ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ محمدؐ کی ذاتِ گرامی (معاذاللہ باعثِ شرمندگی نہیں) نا صرف مسلمانان عالم کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے باعث رحمت، باعثِ فخر اور باعثِ اعزاز ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں خیر و بھلائی پائی جاتی وہ نبی رحمتؐ کی مرہون منت ہے۔ آنحضور ﷺ کی ہمہ گیر، ہمہ جہت، ہمہ پہلو شخصیت کا حربی پہلو بھی تمام پہلوؤں کی

---

[13] Michael Hart, The 100, A Ranking of the most influential persons in history, Simon & Schuster Ltd. 1993, p:3

[14] ڈاکٹر مائیکل ہارٹ کے نزدیک انسانی زندگی کے دو الگ الگ پہلو ہیں۔ ایک مذہب، اخلاق اور روحانیت کا جب کہ دوسرا تہذیب و تمدن، سیاست و معاشرت کا، ان دونوں پہلوؤں کے حوالے سے انتہائی کامیاب (supremely successful) انسانی تاریخ میں صرف اور صرف محمد (ﷺ) ہی ہیں۔ دنیا میں بالعموم جن لوگوں کو عظیم سمجھا جاتا ہے ان کی عظمت کسی ایک پہلو سے نمایاں ہوتی ہے۔ عبادت و ریاضت اور نفس کشی میں مہاتما گوتم بدھ کا بڑا نام ہے، اخلاقی تعلیمات کے حوالے سے سیّدنا مسیحؑ کا بڑا مقام ہے لیکن ریاست و سیاست میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ فتوحات اور ملک گیری کے میدان میں سکندر اعظم، اٹیلا اور چنگیز خان بڑی شہرت کے حامل ہیں لیکن دین و اخلاق اور روحانیت میں وہ زیرو ہیں۔ تاریخ انسانی میں ہر دو اعتبار سے کامیاب ترین ہستی صرف ایک ہی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔

طرح بے مثال اور بے نظیر ہے۔ رچرڈ گیبر ئیل کے نزدیک "محمدؐ کی زندگی کے بارے ایسی کوئی جدید تحریر نہیں ملتی جو اسلام کے پہلے سپہ سالار اور کامیاب باغی لیڈر کے طور پر تجزیہ کرتی ہو"۔

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ واقعتاً دینِ اسلام کے عظیم مجاہد، سپہ سالار اور ایک کامیاب انقلابی لیڈر ہیں۔ آپؐ نے ساری زندگی راہِ حق میں ایسے جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔ مستشرقین کے نزدیک محمد بطور سپاہی کوئی منفرد اور نیا خیال ہے۔ یہ تو تاریخی حقائق کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ وہ اکثر آنحضورؐ کی سیرت طیّبہ کے متعلق لکھتے ہوئے حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کر کے سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کسی نئی اور منفرد حقیقت کا انکشاف کیا ہے۔ رچرڈ گیبر ئیل آنحضورؐ کی دین حق کے نفاذ کی جدوجہد کو کامیاب بغاوت کا نام دیتا ہے۔ رسول اللہؐ کا برپا کردہ انقلاب، دین حق (انسانیت کے لئے سماجی، معاشی عادلانہ نظام) کے نفاذ کی یہ جدوجہد کوئی بغاوت نہ تھی بلکہ یہ مظلوم انسانیت کو ظلم و ستم کے شکنجے سے نجات دلانے کے لیے ایک انقلابی تحریک تھی۔ مستشرقین کی یہ فکر کہ پیغمبر ایک مبلغ، داعی اور مزکی تو ہو سکتا ہے مگر مجاہد، سپاہی، جرنیل اور انقلابی لیڈر نہیں ہو سکتا۔ یہ اس لئے کہ ان کے آئیڈیل حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کا نقشہ بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ وہ مبلغ، داعی، مزکّی تو تھے لیکن انہوں نے ساری زندگی کبھی تلوار نہیں اٹھائی، نہ ہی انھیں کبھی کسی حکومت کے سربراہی کا موقعہ ملا۔ یہی صورت حال ان کے ہم عصر حضرت یحییٰؑ کی بھی تھی[15]۔ دراصل مسئلہ یہ نہیں کہ یہ ذمہ داریاں پیغمبر کے شایانِ شان نہیں۔ اگر سپہ سالاری اور حکومت پیغمبر کے شایانِ شان نہ ہوتی تو بنی اسرائیل قوم میں سیدنا حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اتنی عظیم الشان سلطنت کے سربراہ اور افواج کے سپہ سالار نہ ہوتے۔

ابتدائے اسلام میں ہی سیرت طیّبہ کے حوالے سے جو کتب لکھی گئی ہیں ان میں ایک باب کتاب المغازی (یعنی آنحضورؐ کی جنگوں کے بارے میں) کے عنوان سے شامل ہے۔ اسی طرح احادیث کی بھی تمام معروف و متدین

---

[15] معاذاللہ یہاں اللہ کے پیغمبروں کی خامیاں بیان کرنا مقصود نہیں۔ دراصل تاریخی ریکارڈ کے مطابق سیدنا عیسیٰؑ کے وعظ و نصیحت سے 12 لوگ ان پر ایمان لائے جو "حواریین اور بارہ شاگردوں کے نام سے مشہور ہوئے جن میں سے ایک نے غدّاری کرتے ہوئے رومن ایمپائر کی پولیس سے ساز باز کر کے حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کروانے کی کوشش بھی کی تھی، نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمنوں کی شازش سے بچا کر آسمان پر اٹھالیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو پیروکاروں کی اتنی تعداد میّسر نہیں آسکی جس سے وہ نبی اکرمؐ کی طرح ایک فوج تشکیل دے کر اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے (جہاد) جدوجہد کا آغاز کرتے۔ لہٰذا ان کا یہ سلسلہ وعظ و نصیحت سے آگے نہ بڑھ سکا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا سے اٹھالیا۔

کُتب میں کتاب المغاری کے عنوان سے آنحضورؐ کی سیرت کا حربی پہلو بھی نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دورِ رسالت سے لے کر اب تک کون سا دور ایسا گزرا ہے کہ جس میں سیرت طیّبہ کے اس پہلو کو اجاگر نہ کیا گیا ہو؟۔ مسلمان مصنفین نے آپؐ کی سیرت کے اس پہلو پر مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں جن کے ناموں کے اندراج کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ جن میں آپؐ کی دفاعی سیاست، اقدامی جہاد اور جنگی حکمت عملی پر عمدہ بحثیں کی گئی ہیں اس ضمن میں محمود شیت لکھتے ہیں "سیرت (طیّبہ) کے حوالے سے بہت ساری کتابوں کا میں نے بڑی عمیق نظری سے مطالعہ کیا۔ اس مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آنحضرتؐ کی عسکری زندگی بہت زیادہ بلند و بالا ہے.....حربی تاریخ میں قدیم و جدید تمام سپہ سالاروں اور جرنیلوں میں آپؐ کا مقام انتہائی گراں بہا اور بہت ہی نمایاں ہے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کے عسکری پہلو غیر فانی، لازوال اور حد درجہ عظیم ہیں۔"[16]

غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت کی بھلائی کے لئے آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان گھمبیر ترین (Most profound) انقلاب برپا کیا، جس کے غیر مسلم بھی معترف ہیں۔ دنیا کا چوٹی کا ایک ہندو کمیونسٹ انقلابی **ایم این رائے** جو ہندوستان کی جانب سے کمیونسٹ انٹرنیشنل کا ممبر تھا وہ لکھتا ہے "اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب محمد (ﷺ) نے برپا کیا ہے"[17]۔ دورِ جدید کا ایک مستشرق بھی معترف ہے:

"Muhammad was first and foremost a revolutionary a fiery religious guerilla leader."

"محمدؐ (دنیا) کے اوّلین انقلابی اور زبردست مذہبی قائد تھے" تاریخِ انسانی شاہد ہے کہ دنیا کا عظیم الشان انقلاب محمدؐ عربی نے برپا کیا تھا۔ آنحضورؐ اور آپؐ کے جانشینوں کی فتوحات بادشاہوں اور مذہبی ٹھیکیداروں کی غلامی میں جکڑی ہوئی دکھی انسانیت کو نجات دلانے کے لئے ابر کرم کی مانند تھیں۔ پھر جس سرعت کے ساتھ عراق، شام، ایران، روم اور مصر کی یہ فتوحات ہوئی ہیں، اگرچہ اس تیزی کے ساتھ تاریخِ انسانی میں اس پہلے بھی فتوحات ہوئیں۔۔۔ دنیا کے تاریخی ریکارڈ میں ہے کہ سکندرِ اعظم یونان (مقدونیہ) سے دنیا کو فتح کرتے ہوئے ہندوستان میں دریائے بیاس تک آ پہنچا اور جس تیزی سے علاقے فتح کرتا ہوا آیا، ایک بڑی مثال ہے وہ مغرب سے فتوحات کرتا ہوا

---

[16] خطاب ،محمود شیت، الرسول القائد، دار الفکر - بیروت الطبعة: السادسة - 1422 ھ ص:5

[17] Roy, M. N., Historical role of Islam, Vohra & Co. Publisher LTD. 8, Round Building Mumbai 2 March, 1938, p.43

مشرق تک آ پہنچا جبکہ اٹیلا مشرق سے مغرب تک جا پہنچا مگر ایم این کی رائے کے مطابق ان فاتحین کی فتوحات "brute military campaigns" تھیں۔ وہ ان فتوحات کو محض ظالمانہ ہوسِ ملک گیری کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان کے نتیجے میں کوئی نئی تہذیب یا کوئی نیا تمدن معرض وجود میں نہیں آیا، دنیا میں کوئی علم کی روشنی نہیں پھیلی، اور نہ ہی کہیں اس کا فروغ ہوا۔ جبکہ محمد عربیؐ اور آپؐ کے جا نشینوں کے ذریعے شرقاً غرباً جو فتوحات بڑی تیزی کے ساتھ ہوئیں ان کے نتیجے میں عوام الناس کو ظالم بادشاہوں، جاگیرداروں اور ساہوکاروں کے ظلم سے نجات ملی۔ اخوت و مساوات پر مبنی ایک عادلانہ نظام، نئی تہذیب، علم و عمل کی آگہی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو جو فروغ حاصل ہوا وہ تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے، پھر اس کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آیا جو ہر طرح کے ظلم و زیادتی سے پاک تھا۔ اس میں کوئی سیاسی جبر، معاشی استحصال، سماجی تفاوت نہیں تھا۔۔۔

رچرڈ گیبر ئیل آنحضورؐ کو دنیا کا اوّلین باغی انقلابی لیڈر قرار دیتا ہے۔ یقیناً ہر انقلابی اپنے علاقے میں پہلے سے قائم شدہ نظام کا باغی ہوتا ہے،"اس لحاظ سے تو تمام پیغمبر اپنے معاشرے کے باغی انقلابی تھے کیونکہ وہ اپنے دور کے باطل نظام کو چیلنج کرتے تھے"۔[18] ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ[19]"

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا وہ دعوت دیتا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے اجتناب کرو۔

تمام اولوالعزم انبیاء و رسل نے اپنے معاشرے کے قائم شدہ باطل نظام کے خلاف بغاوت کی۔ حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السّلام، ان سب انبیاء نے اپنے دور کے باطل نظام کو چیلنج کیا۔ تصادم کا آغاز دراصل داعی انقلاب کرتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اپنی دعوت کا آغاز ہی دعوتِ توحید سے کیا، لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع فرمایا اور صدا لگائی: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا [20]"اس دعوت کے مضمرات اور مفہوم پر غور کیجئے! حضورؐ فرما رہے ہیں کہ تمھارا یہ مذہب صحیح نہیں ہے، یہ بت تمھارے کسی نفع و نقصان پر قادر

---

[18] خالد علوی، ڈاکٹر، انسان کامل ؐ، الفیصل ناشران قرآن، طبع دوم، 2001ء، ص:23

[19] النّحل 36:16

[20] احمد بن حنبل، امام، المسند، (محقق:شعیب الارنؤط)، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1999ء، حدیث شیخ من بنی مالک بن کنانة (16603)

نہیں ہیں اور یہ مشرکانہ عقائد پر قائم شدہ نظام فاسد ہے۔ کیا یہ صدیوں سے قائم ورائج نظام کے خلاف اعلان بغاوت ہے کہ نہیں ہے؟ مکہ کی فضا میں نعرۂ بغاوت کس نے بلند کیا؟ پر سکون شہری زندگی کے تالاب میں پتھر کس نے پھینکا ؟ کہ پورے تالاب میں ارتعاش کی لہریں اٹھ گئیں![21]

مستشرقین کو اسلام کے پہلے عظیم سپہ سالار اور کامیاب انقلابی لیڈر کے طور پر آنحضورؐ کے بارے میں جدید تحریریں نہیں ملتی جو ان کے کردار کا تجزیہ کرتی ہوں۔۔۔؟ دنیا میں کوئی ہستی ایسی نہیں کہ جس کی حیات عسکری کی شان میں بلکہ زندگی کے ہر پہلو پر اتنا لکھا گیا ہو، یہاں تک کہ ہر اداکا ریکارڈ محفوظ ہو جتنا کہ آنحضورؐ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ دورِ رسالت سے لے کر اب تک انشاءاللہ آئندہ قیامت لکھا جاتا رہے گا۔ دنیا میں آج، انسانیت کی بہتری و بھلائی کے لئے جو کام ہو رہے ہیں اور جو بھی سائنسی تحقیقات وانکشافات ہو رہے ہیں وہ حضور نبی رحمت ﷺ اور آپؐ کے لائے ہوئے دین حق کی بدولت ہیں۔ رچرڈ گیبر ئیل (Richard A-Gabriel) خود معترف ہے:

"Had Muhammad not succeeded as a commander; however, Islam might have been relegated to a geographic backwater – and the conquest of the Byzantine and Persian empires by Arab armies might never have occurred"

اگر آنحضورؐ اور آپؐ کے جانشینوں کے ہاتھوں یہ باز نطین اور فارس کی سلطنتیں مفتوح نہ ہوتیں تو آج پورا یورپ دورِ تاریکی (Dark ages) میں ہی ڈوبا رہتا۔ یورپ کی یہ نشاۃِ ثانیہ (Renaissance) ممکن نہ ہوتی اور فارس بھی اپنی آتش پرستی میں مگن رہتا۔ یہ نیا تمدن، نئی تہذیب، علم کی روشنی نہ ہوتی۔ دنیا میں آج جو علوم وفنون میں فروغ ہو رہا ہے، نئے نئے علوم معرض وجود میں آرہے ہیں ان سب کے پس پشت آپؐ کی تعلیمات اور قرآنی تشویق تھی۔ آپؐ کے پھیلائے ہوئے دین کی برکات سے جو انسانی اقدار کو فروغ حاصل ہوا اور ایسا معاشرتی نظام وجود میں آیا جو ہر طرح کی حق تلفیوں، زیادتیوں سے پاک تھا، جس کے نتیجے میں ایسی تہذیب وجود میں آئی جو دکھی انسانیت کے درد کی دوا تھی اور انسانی تہذیب کی معراج تھی۔ امریکہ اور یورپ نے کمزور قوموں کا انتہائی بہیمانہ انداز سے استحصال کیا، یہ قومیں تو بقول ایم این رائے Brute military campaigns ہیں۔ معتدل غیر مسلم محققین کی گواہی سے بھی یہ حقیقت پایہء ثبوت کی حد تک پہنچ گئی ہے کہ آنحضورؐ واقعتاً دنیا کے عظیم ترین جرنیل اور کامیاب ترین

[21] اسرار احمد: رسول اکرمؐ اور ہم، مکتبہ خدام القرآن، لاہور، فروری 2012ء، ص:343

انقلابی لیڈر ہیں۔ ذیل میں آپؐ کے برپا کردہ عظیم الشان انقلاب کا دنیا کے دیگر انقلابات کے ساتھ تقابلی موازنہ پیش خدمت ہے۔

لفظ انقلاب کا لغوی واصطلاحی معنٰی:

لفظ انقلاب کے لغوی معنٰی تغیر و تبدل، کایاپلٹ جانا، تبدیلی کے ہیں۔ اس لفظ کو ہم کسی بھی لفظ کے ساتھ جوڑ کر استعمال کر لیتے ہیں، جیسے علمی انقلاب، سائنسی انقلاب، فوجی انقلاب۔ لیکن لفظ انقلاب کے اصطلاحی معنٰی میں اس مفہوم کی گنجائش نہیں ہے۔ اصطلاح میں انقلاب سے مراد کسی معاشرے کے سیاسی، معاشرتی یا سماجی نظام میں بنیادی تبدیلی کو صحیح انقلاب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

آج دنیا بھر میں انسانی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ انفرادی زندگی سے متعلق ہے جبکہ دوسرا اجتماعیت کے بارے میں ہے۔ انفرادی زندگی کا یہ حصہ مذہب کا دائرہ کار ہے، جو کہ عقائد(dogmas) مراسم عبودیت(rituals)، سماجی رسومات(social customs) پر مشتمل ہے۔ دور جدید میں سیکولر ممالک میں فرد کو مذہبی معاملات میں آزاد سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر فرد کو آزادی حاصل ہے کہ جس طرح کوئی چاہے عقائد اپنا لے۔ چاہے وہ ایک خدا کو مانے، چاہے تو سو کو مانے، بتوں کو سجدے کرے، چاہے وہ ایک ان دیکھے خدا کی عبادت کرے، چاہے وہ کسی کو بھی نہ مانے۔ جس طرح چاہے وہ مراسم عبودیت بجالائے۔ اسی طرح وہ سماجی رسومات میں بھی آزاد ہوتا ہے۔

انسانی زندگی کا دوسرا حصہ اجتماعی نظام سے متعلق ہے جس میں تہذیب وتمدن، ریاست کا سیاسی، سماجی، معاشی نظام(The Politico-Socio Economic System) ہے۔ اس کا نام سیکولرازم ہے، سیکولرازم کا مطلب لامذہبیت نہیں ہے بلکہ یہ ہمہ مذہبیت لادینیت کے اصول پر مبنی ہے۔ اس میں مذہب تو سارے قابل قبول ہیں، جس کا اعتراف جارج ڈبلیو بش بھی کرتا تھا "We are ready to embrace Islam" ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں نے امریکہ میں سینیگاگ اور چرچ خرید کر انھیں مساجد بنالیا، ایفرو امریکن اور گوروں کو convert کر کے مسلمان بنالیا۔ ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بحثیتِ مذہب ان کی اسلام سے کوئی جنگ نہیں۔ لیکن ایک نظام(The Politico-Socio Economic System) کی حیثیت سے اسلام ان کے لئے بلکل ناقابل برداشت ہے، اس کو وہ فنڈامینٹل ازم کا نام دیتے ہیں۔ لھذا وہ فنڈامینٹلزم کو دہشت گردی(terrorism) قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا

دہشت گردی، بنیاد پرستی کے خلاف جنگ کا نعرہ دراصل اسلامی نظام حیات کے خلاف ہے۔[22] دور جدید کی اصطلاح میں انقلاب اجتماعی نظام میں کسی بنیادی تبدیلی کو کہتے ہیں۔[23] مذہب کی دنیا میں کسی بڑی سے بڑی تبدیلی کو انقلاب نہیں کہا جاسکتا۔ انسانی تاریخ میں سب سے بڑی مذہبی تبدیلی 300 عیسوی میں ہوئی تھی جب شہنشاہ روم قسطنطین اعظم نے عیسائیت اختیار کرلی اور ساری

کی سلطنت روما عیسائی ہوگئی۔ سلطنت روما اس وقت تین براعظموں (پورا شمالی افریقہ، پورا مشرقی یورپ اور پورا مغربی ایشیا) پر مشتمل تھی۔[24]

اتنی بڑی مذہبی تبدیلی کو انقلابات کی تاریخ میں کبھی نہیں گنوایا گیا، اس لئے کہ اس مذہبی تبدیلی سے سیاسی، معاشی یا سماجی نظام میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ انقلاب (revolution)وہ تبدیلی ہوتی ہے جو کسی ملک کے سیاسی، معاشی، سماجی نظام سے متعلق بنیادی نوعیت کی ہو۔

انقلاب نبویؐ دنیا کا واحد کامل ترین انقلاب-ایک تقابلی جائزہ

نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا راز جو بحیثیت انسان سمجھ میں آسکتا ہے اور جس کا انکشاف پورے عالم انسانی پر ہو چکا ہے، آج دنیا کے اہل عقل و خرد اس کے معترف ہیں۔ اس عظمت کا ایک پہلو محسن انسانیت، محمد رسول اللہ کا لایا ہوا انقلاب ! دنیا کا واحد کامل ترین انقلاب ہے۔ اس کی معرفت دنیا کے دیگر انقلابات کے تقابلی جائزہ سے ہوگی کہ آپؐ نے دنیا میں ایک عظیم ترین، جامع، ہمہ گیر، اور گھمبیر ترین انقلاب انتہائی قلیل عرصے میں، ایک ہی (life span) میں برپا کیا ہے۔ اس اعتبار سے موازنہ کیا جائے تو تاریخِ انسانی کے دو انقلاب بڑے مشہور ہیں۔ انقلابِ فرانس جو 1799-1889ء میں آیا یقیناً یہ ایک بہت بڑا انقلاب تھا، دنیا سے بادشاہت کا خاتمہ اور جمہوریت کا آغاز اسی انقلاب کے بعد ہوا۔[25] دوسرے نمبر پر انقلابِ روس یعنی بالشویک انقلاب بھی ایک عظیم انقلاب تھا جو 1917ء میں آیا۔ اگرچہ ستر برس کی مختصر مدت میں اس انقلاب کی موت واقع ہوگئی، لیکن

---

[22] اسرار احمد، ڈاکٹر: رسول انقلاب کا طریق انقلاب، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، جولائی 20019، ص ص 6-8 سے ماخوذ ہے

[23] ایضاً، ص:۱۱

[24] ایضاً، ص:۱۸

[25] French Revolution, Retrieved 9 April 2016 From : http://www.history.com/topics/french-revolution

کھنڈرات بتا رہے ہیں کہ عمارت بڑی عظیم تھی۔ یہ انقلاب بڑے جوش و خروش کے ساتھ روس سے پھیلتا ہوا مشرقی یورپ اور لاطینی امریکہ تک جا پہنچا۔[26] بجلی کی سی سرعت سے اس انقلاب کی توسیع ہوئی لیکن ان دونوں انقلابات کا جائزہ لیں تو حقائق واضح ہوتے ہیں کہ دونوں انقلاب جزوی تھے۔ انقلاب فرانس میں صرف سیاسی ڈھانچہ بدلا، باقی عقائد، رسومات، سماجی اقدار، معاشی نظام اور دیگر تمام ادارے اسی طرح قائم رہے صرف بادشاہت کی جگہ جمہوریت نے لے لی اور سیاسی نظام میں تبدیلی آ گئی۔ روس میں بالشویک انقلاب کے ذریعے معاشی ڈھانچہ بدل گیا، انفرادی ملکیت کا خاتمہ ہو گیا، تمام وسائل پیداوار قومی ملکیت میں آ گئے۔ لیکن کوئی مکمل کامیاب تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ان ممالک میں لوگوں کا پہلے بھی مذہب عیسائیت تھا بعد میں بھی وہ عیسائی ہی رہے۔ عقائد، سماجی و اخلاقی اقدار جیسی پہلے تھیں بعد میں بھی وہی رہیں۔ یعنی سارا نقشہ جوں کا توں رہا، صرف معاشی نظام میں تبدیلی آ گئی۔

اس پس منظر کی روشنی میں محمد عربیؐ کا لایا ہوا انقلاب کس قدر جامع گھمبیر ترین تھا، اہل علم کے مطابق خوردبین سے بھی دیکھا جائے تو کیا کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو سابقہ حالت میں باقی رہ گئی ہو۔ عقائد و نظریات بدل گئے، رسم و رواج اور شخصیتیں بدل گئیں، اخلاقیات تبدیل ہو گئیں، روز و شب کے طور طریقے، نشست و برخاست کے انداز بدل گئے۔ پھر یہ کہ سماجی، سیاسی، معاشی نظام سب تبدیل ہو گئے۔ وہ لوگ جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، جن کے ہاں چھوٹے چھوٹے معمولی سے جھگڑوں پر چالیس چالیس سال تک جنگیں جاری رہتیں، وہ الفت و محبت میں شیر و شکر ہو گئے، وہ جو بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے تھے وہی ان کو رحمتِ الٰہی کا درجہ دینے لگ گئے اور اس رحمت الٰہی کے حصول کے لئے لے پالک بچیوں کی پرورش کرنے لگے۔ وہ لوگ جو اجڈ، گنوار، صحرا نشیں تھے وہ جہانگیر، جہاندار آئین ساز بن گئے۔ وہ قوم جس میں پڑھے لکھے افراد انگلیوں پہ گنے جا سکتے تھے، آپؐ نے ان کو علم کے میدان میں دنیا کا امام بنا دیا، انہوں نے نئے نئے علوم ایجاد کئے، ہندوستان اور یونان تک سے علوم حاصل کر کے، پوری دنیا کا علم سمیٹ کر اور پھر انہیں مزید (develop) ترقی دے کر پورے عالم میں پھیلا دیا۔ وہ قوم جس کا سارا معاشی نظام سود پر مبنی تھا، جس میں مالدار، امیر سے امیر تر اور غریب، غریب سے غریب تر، نانِ جویں کو ترستے تھے۔ اس انقلاب کے ذریعے ایسی خوشحالی آئی کہ لوگ زکوٰۃ و صدقات دینے لئے نکلتے تو کوئی بھی لینے والا نہ ملتا تھا۔ اس لحاظ سے انقلاب محمدیؐ دنیا کا عظیم، جامع ترین (comprehensive) انقلاب ہے۔

---

[26] Russian Revolution of 1917, Retrieved 9 April 2016 from: https://www.britannica.com/event/Russian-Revolution-of-1917

دنیا کے تمام انقلابات میں یہ چیز قدرِ مشترک ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ فکر دینے والے دنیا سے رخصت ہو جاتے اور دعوت کا آغاز کرنے والے کچھ اور لوگ ہوتے ہیں۔ مثلاً انقلابِ فرانس کی فکر دینے والے والٹیر اور روسو جیسے بے شمار اصحابِ قلم تھے جنہوں نے حریت و
مساوات اور جمہوریت کی فکر دی،۔ لیکن انہوں نے آگے بڑھ کر کوئی انقلابی جماعت نہیں بنائی اور نہ ہی اس ضمن میں انقلابی جدوجہد کی، کیونکہ انقلابی فکر فراہم کرنے والے مردِ میدان نہ تھے، یہ لوگ محض people of desk تھے ۔انقلاب کچھ اور لوگوں کے ذریعے آیا، وہ تو ایک فکر تھی جو پھیل گئی، جس نے لوگوں میں جوش و خروش پیدا کر دیا، اور پھر اچانک لاوا پھوٹ پڑا، چونکہ کوئی قیادت نہ تھی لہٰذا انقلابِ فرانس اوباش اور بدمعاش لوگوں نے برپا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی تاریخ میں انقلابِ فرانس انتہائی خونین انقلاب تھا۔ اسی طرح انقلابِ روس بھی کوئی کم خونی نہ تھا، اس انقلاب کی بھی فکر و دعوت دینے والے، کارل مارکس اور اینجلز نے "Das capital" نامی کتاب جرمنی یا انگلینڈ میں لکھی تھی[27] لیکن ان دونوں کی سربراہی میں جرمنی یا انگلینڈ کے کسی گاؤں میں بھی مارکسسٹ انقلاب نہیں آیا بلکہ ہزاروں میل دور روس میں بالشویک اور مانشویک پارٹی کے ذریعے آیا۔ جس طرح انقلابِ ایران سے پہلے امام خمینی فرانس میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے اور انہوں نے عین وقت پر آکر ایران میں ہونے والے ہنگاموں کی قیادت سنبھال لی، اسی طرح روس میں بھی عین موقع پر لینن نے آکر تحریک کو ہائی جیک کر کے انقلاب برپا کر دیا۔

اس تناظر میں غور کرنے کا مقام ہے کہ محمد عربیؐ نے فرد واحد کی حیثیت سے اپنی دعوت کا آغاز کیا، آپؐ ہی فکر دینے والے داعی حق تھے۔ حکمَ الٰہی آتا ہے: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ[28] (آپؐ اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کر دیجئے) آپ ﷺ نے اس کے مطابق عمل کیا، پھر ارشاد ہوا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ[29] (اے نبیؐ آپؐ ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیجئے جس کا آپؐ کو حکم دیا گیا ہے) آپؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر عرب کے مروجہ دستور کے مطابق قوم کو ندا لگائی:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا"[30]

---

[27] Theda Skocpol, States and Social Revolutions, p: 116

[28] الشعراء 214:26

[29] الحجر 94:15

[30] المسند لاحمد، مسند المدنيين، حديث شيخ من بنى مالك بن كنانة (16603)

نبی کریم ﷺ ایک کامیاب سپہ سالار، عظیم انقلابی لیڈر اور استشراقی نقطہء نظر

اے لوگو کہہ دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کامیاب ہو جاؤ گے۔ آپؐ تن تنہا مکہ کی گلیوں میں گھوم پھر کر تبلیغ کر رہے ہیں کوئی پاگل کہتا ہے، کوئی مجنوں کہتا ہے، کوئی کہتا ہے محمدؐ شاعر ہے آپؐ سب برداشت کر رہے ہیں۔ ایک فرد واحد نے کل بائیس برس کی مختصر سی مدت میں جزیرہ نمائے عرب میں ایک عظیم الشان انقلاب کی تکمیل کر دی اور ہر ہر مرحلے پر تنِ تنہا اس کی قیادت خود فرمائی، آپ ﷺ ہی گلیوں میں تبلیغ کرنے والے ہیں، پھر آپؐ ہی بدر و حنین میں سپہ سالار اور جرنیل بھی ہیں۔ چشمِ فلک نے کبھی ایسا نقشہ دیکھا ہی نہیں، اسکی کوئی نظیر یا مثال ہی نہیں، کیونکہ گلی کوچوں میں تبلیغ کرنے والے تو یہی کام کرتے رہ جاتے ہیں۔ مربی اور مزکی کا اپنا دائرہ ہوتا ہے جو ان کی خانقاہ میں آئیں تو ان کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ دنیا کے دیگر جتنے انقلابات برپا ہوئے ہیں وہ سب کے سب انتہائی خونی انقلاب تھے۔ انقلابِ فرانس اور انقلابِ روس میں لاکھوں نہیں کڑوروں انسانی ہلاکتیں ہوئیں جس کے نتیجے میں صرف جزوی تبدیلی آئی۔ انقلابِ نبویؐ میں ایک دہائی کے عرصے میں آپؐ نے آٹھ بڑی جنگیں لڑیں، 18 (غزوات) جنگوں کی راہنمائی فرمائی اور اڑتیس جنگوں کی منصوبہ سازی کی۔۔۔ "اس کے نتیجے میں دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ قاضی سلمان منصور پوری نے آنحضورؐ کی ساری جدوجہد کے دوران قتل یا شہید ہونے والوں کی جانبین میں تعداد 1018 بتائی ہے جن میں 259 آدمی شہید اور 759 قتل ہوئے ہیں۔۔[31] اتنے قلیل انسانی نقصان آپؐ نے ایک ایسا عظیم الشان تعمیری انقلاب برپا کیا۔ جس کی انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی، قاضی صاحب لکھتے ہیں ان اعداد و شمار کو مدِ نظر رکھیں اور موازنہ کریں کہ وحشی عرب کو متدین عرب اور ملحد بت پرست عرب کو موحد و مسلم بنانے، ڈکیتی و خونخواری کی وارداتوں کو روکنے، فرانس سے دو چند بڑے ملک میں امن عام کو قائم و مستحکم بنانے، صدیوں اور نسلوں کی عداوت و مخاصمت کو مٹا کر اخوت و روحانیت پیدا کرنے، استبدادیت کو فنا کر کے جمہوریت قائم کرنے میں جس قدر قربانیاں دی گئیں اس کے مقابلے میں فرانس اور امریکہ کو جمہوریت قائم کرنے میں جس قدر قربانیاں کرنی پڑیں، انگلستان کو پارلیمنٹ کے لینے میں جتنے خون بہانے پڑے ان کا شمار کرو۔۔۔(یقیناً یہ تعداد ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچتی ہے) قاضی صاحب مزید لکھتے ہیں: اہلِ دنیا کے ذکر کو چھوڑو، متقدمین کی لڑائیاں لو، مہا بھارت کے مقتولین کی تعداد کڑوروں سے کم نہیں۔ یورپ کی مقدس مذہبی انجمنوں نے جس قدر نفوس کو ہلاک کیا

---

[31] منصور پوری، محمد سلیمان، سلمان، رحمۃ للعالمینؐ، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، مئی 1991ء 219/2،

ان کی تعداد لاکھوں سے زائد ہے[32]۔یورپ میں نشاۃِ ثانیہ سے پہلے مذہبی عدالت کے احکام سے جو انسانی نفوس کی ہلاکتیں ہوئی ہیں وہ جان ڈیوڈ پورٹ کے مطابق ایک کڑور بیس لاکھ ہے یہ ہلاکت صرف عیسائیوں کے ہاتھوں عیسائیوں کی ہوئی تھی تنہا سپین کی سلطنت نے تین لاکھ چالیس ہزار عیسائیوں کو قتل کیا گیا، جن میں تیس ہزار زندہ جلائے گئے۔[33] ان بہیمانہ مظالم کے نتیجے میں محمدؐ عربی جیسا یا اس کے عشر عشیر بھی کوئی انقلاب ایک ہی انسانی زندگی میں بھرپا نہیں ہوا۔

محمد عربیؐ کا لایا ہوا انقلاب کس قدر جامع اور تعمیری ہے جس میں تخریب کا شائبہ تک نہیں۔اس سے بھی زیادہ نمایاں حقیقت یہ ہے کہ اس انقلابی جدوجہد کی ابتداء سے لے کر اختتام تک جتنے مرحلے آئے اس کے ہر ہر مرحلے پر قیادت کی ذمہ داری آنحضورؐ نے خود ادا فرمائی ہے۔اتنے کم جانی نقصان پر اتنا عظیم انقلاب جس میں الف سے ی تک سب کچھ بہترین طریقے سے تبدیل ہو گیا۔محمد رسول اللہؐ کا انقلاب اس اعتبار سے بھی منفرد اور لاثانی ہے کہ ایک ہی حیات انسانی کے مختصر سے عرصے میں انقلاب کے تمام مراحل بڑی خوش اسلوبی سے کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔دنیا کے دیگر انقلابات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ایک ہی انسانی زندگی میں پوری کامیابی سے مکمل ہوا ہو، بلکہ طویل عرصے بعد جب فکر دینے والے مرکھپ جاتے ہیں پھر بعد میں کہیں جاکر وہ فکر پروان چڑھتی ہے اور اسکی بنیاد پر دنیا میں کہیں انقلاب آتا ہے۔[34] اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے ہیں "اس سے میں نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ عہد حاضر میں اجتماعیات، سوشیالوجی یا پولیٹیکل سائنس کا کوئی طالبعلم پوری دیانت داری سے انقلاب کا صحیح طریق کار اخذ کرنا چاہے تو صرف محمد رسول اللہؐ کی سیرت طیّبہ سے مکمل راہنمائی مل سکتی ہے۔کارل مارکس، اینجلز، لینن یا وال ٹیئر کی زندگیوں سے اس ضمن میں کوئی راہنمائی حاصل نہیں ہو سکتی۔گویا طریق انقلاب کے لئے دنیا کے سامنے صرف ایک ہی منبع و سرچشمہ (source) ہے اور وہ رسول اللہ کی سیرتِ طیّبہ ہے۔"[35] ان تاریخی حقائق نے ثابت کیا کہ آنحضورؐ دنیا کے اوّلین کامیاب ترین انقلابی لیڈر ہیں۔

---

[32] رحمۃ للعالمینؐ، 2/221

[33] John Davenport, An Apology for Muhammad and The Koran, London, J. Davy and Sons, 1869. p:144

[34] رحمۃ للعالمینؐ، 2/219 ;The battlefields of Prophet Muhammad(PBUH), p:6

[35] رسول اکرمؐ اور ہم ص:422 تا 428 سے ماخوذ

درج بالا حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مستشرقین اور امریکی مسیحی حقوق کی تنظیم کے ارکان اور مغربی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقہ جات کے یہ الزامات کس قدر بے بنیاد اور گھناؤنے ہیں (نعوذ باللہ) کہ محمدؐ ناقابل اصلاح حد تک جنگ کے عادی مجرم اور دہشت گرد۔۔۔ ۔۔۔ قرار دے دیا۔

آنحضورؐ نبی رحمت ہیں:

نبی کریمؐ کی ذات مبارکہ جامع و اکمل اور تمام انبیاء کرامؑ کی اعلیٰ صفات کا کامل مجموعہ ہے۔ آپؐ کی ذات مبارکہ نہ صرف پوری انسانیت کے لئے بلکہ تمام عالمین کے لئے باعث رحمت ہے۔ قرآن کریم نے آپؐ کی اس خصوصیت کا ذکر بڑی کثرت و اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ [36]

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مولانا ابو الکلام آزادؒ رحمت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں، عربی میں رحمت عواطف کی ایسی رقت اور نرمی کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری ہستی کے لئے احسان و شفقت کا ارادہ جوش میں آجائے۔ پس رحمت میں محبت و شفقت، فضل و احسان سب کا مفہوم داخل ہے۔[37] آپؐ ذاتی لحاظ سے مجسم رحمت تھے مثلاً انسانیت سے ہمدردی اور دکھی و مظلوم لوگوں کے لئے مدد کا یہ جذبہ آپؐ کے دل پر اس طرح راسخ تھا کہ اعلان نبوت سے پہلے کی زندگی میں آپؐ کا محبوب مشغلہ ہی دکھی اور مظلوم انسانیت کی خدمت اور مدد کرنا تھا۔ آپؐ اپنی اسی طبعی شفقت و رحمت کی وجہ سے "حرب فجار" سے خصوصی متاثر ہوئے۔[38] لھٰذا مظلوموں کی حمایت کا جذبہ مزید پروان چڑھا۔ مظلوموں کی حمایت کرنے والی مکہ کی انجمن "حلف الفضول" آپؐ کی کوششوں سے مزید مستحکم ہو گئی۔[39] چونکہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں اور عالم سے مراد ہر وجود پزیر شے کا ایک طبقہ ہے اس طرح اس کائنات میں کئی عالم ہیں اس لئے آپ کائنات کے ہر طبقہ

---

[36] الانبیاء: 21/107

[37] ابو الکلام آزادؒ، ترجمان القرآن، سندھ ساگر اکادمی، لاہور، 1967ء، 1/36

[38] ابن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر و دار بیروت للطباعۃ والنشر، 1380ھ، 1/162

[39] ایضاً، 1/128

کے لئے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ذات میں رحمت کی اس خوبی کو اس قدر راسخ فرمایا تھا کہ فرائض نبوت کی انجام دہی میں آپؐ کے لئے بڑی معاون ثابت ہوئی۔ قرآنِ کریم نے آپؐ کی اس خوبی کو یوں بیان فرمایا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ [40]

سو اللہ کی رحمت سے تُو ان کے لئے نرم ہے اور اگر تُو سخت کلام اور سخت دل ہوتا تو یہ تیرے ارد گرد سے بکھر جاتے۔

"رحمۃ للعالمین" کا ظہور جس طرح آپؐ کی ذاتی زندگی میں ہوتا ہے اس طرح اس پیغام اور تحریک میں بھی ہوتا ہے جو اسلام کے نام سے شروع کی گئی، گویا یہ تحریک اور پیغام رحمت ہے جو اس کائنات میں آپؐ کی وساطت سے شروع ہوا۔[41] مستشرقین آنحضورؐ نبی رحمت کی سیرت کے واقعات کو مسخ کرتے ہوئے انہیں توڑ مڑوڑ کر کیا سے کیا بنا دیتے ہیں۔ اس سے ان کی فتنہ پردازی، بدنیتی اور تعصب کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ قرآن حکیم نے مستشرقین کے پیش رو اہلِ کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

"يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ [42]"

اے اہلِ کتاب تم حق کو باطل میں کیوں گڈ مڈ کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (سچ کیا ہے)۔

قرآنِ حکیم کا یہ حکم آج کل کے مستشرقین پر بھی پوری طرح منطبق ہوتا ہے جیسے ان کے پیش روؤں پر ہوتا تھا، امریکہ کی مسیحی حقوق کی تنظیم اور یورپی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) محمدؐ ناقابل اصلاح حد تک جنگ کے عادی مجرم۔۔۔ اور دہشت گرد تھے۔

حضور نبی رحمتؐ وہ ہستی جو دینی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے ظلم و ستم کی چکی میں پسی ہوئی انسانیت کو غلامی کے طوقوں سے نجات دلانے کے لئے مبعوث ہوئی۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[40] آل عمران 3:159

[41] انسان کاملؐ، ص:689

[42] آل عمران 3:71

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ [43]"

اور جو لوگ رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ ان کو بھلائی (نیکی کی) باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا اور ان کے لئے ستھری پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا اور اُن سے اُن کے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن کے (گلے میں) طوق پڑے ہوئے تھے۔

حضور نبیؐ رحمت نے مذہبی زندگی کے باطل تصورات کو مٹایا۔ انسانیت کو ظلم کے بار گراں سے نجات دلائی۔ جو از خود انہوں نے اٹھایا یا انہیں (علماء سوء سے) اٹھوایا گیا تھا۔ یہودیت، مسیحیت اور مشرکانہ مذاہب کے پھیلائے ہوئے جال سے انسان کو نجات دلانے کی سعی فرمائی اور یہ رحمت کا سب سے بڑا ظہور تھا۔[44]

انسانی تاریخ طاقتوروں کے ظلم و جبر اور بے کسوں کی مجبوریوں سے بھری ہوئی ہے۔ کسی صاحب قادر و اختیار کا بے بس کمزور لوگوں پر ظلم نہ کرنا بڑی انہونی سی بات لگتی ہے لیکن انسانی تاریخ میں چشم فلک نے وہ ہستی بھی دیکھی جو صاحب اختیار ہونے کے باوجود بے کس و بے سہارا لوگوں کے ساتھ کھڑی ان کی حفاظت کر رہی ہے۔ کائنات میں شفقت و رحمت کے سب سے بڑے مظہر حضور نبی رحمت محمد رسول اللہؐ ہیں، جن کو خالق کائنات نے رحمت للعالمین کا خطاب دیا ہے۔ آنحضورؐ وہ ہستی ہیں کہ جنہوں نے ظلم و ستم کے خاتمے اور حق و انصاف کی سر بلندی کے لئے ساری زندگی اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کیا جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ ایسی ہستی کو دہشت گرد ہونے کا مورد الزام ٹھہرانا انتہاء درجے کی دروغ گوئی ہے۔ تاریخِ انسانی کے حقائق ثابت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ اور مسلم امہ کو موردِ الزام ٹھہرانے والے ہی اصل دہشت گرد ہیں۔ ذرا ان کی تاریخ میں جھانکیں تو انسانی روح کانپ اٹھتی ہے کہ یہ لوگ درندوں اور بھیڑیوں سے بھی زیادہ سنگ دل ہیں۔

---

[43] الاعراف 157:7

[44] انسان کامل ؐ، ص: 693

مدعین مہذب تہذیب کی مختصر جنگی تاریخ:

نام نہاد داعیان مہذب تہذیب اور امن پسند امریکہ اور یورپی اقوام کی رزم گاہوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کس کی تلوار عالم انسانیت کے لئے رحمت اور دشمن ہے۔

جب یورپ میں مارٹن لوتھر کے پیروکاروں میں اضافہ ہو گیا تو پاپائے روم نے حکومت فرانس اور گانٹھا حکومت کو 24 اگست 1572ء کو فرانس میں پیروان لوتھر کے قتل عام کا حکم دے دیا اور پچاس ہزار پروٹسٹنٹ قتل کر دیئے گئے۔[45]

1618ء–1648ء میں 30 سالہ جنگ میں جرمنی، فرانس، آسٹریا اور سویڈن نے حصّہ لیا اس میں صرف جرمنی کے 80 لاکھ آدمی مارے گئے۔[46]

امریکی خانہ جنگی 1861ء سے 1865ء تک جاری رہی اس میں 8 لاکھ افراد مارے گئے اور 74 کروڑ پاؤنڈ خرچ ہوئے۔[47]

1907ء کی ہیگ کانفرنس میں غیر مقاتلین کو تحفظ دینے کا معاہدہ ہوا لیکن اس معاہدے کے بعد جب ریاستہائے بلقان اور ترکی کے درمیان دوسری جنگ ہوئی تو اس میں 230000 غیر مقاتل مسلمان تلوار کے گھاٹ اتارے گئے۔[48]

جنگ عظیم اوّل (1914–1918) میں مجموعی طور پر ایک کڑوڑ 50 لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور ایک کھرب 86 ارب ڈالر کے وسائل جنگ کے بھینٹ چڑھائے گئے۔[49]

جنگ عظیم دوم (1939ء–1945ء) میں مجموعی طور پر چھ کڑوڑ پچاس لاکھ انسان ہلاک ہوئے۔ صرف ایک شہر سٹالن گراڈ میں دس لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ جرمنی میں بے شمار انسان گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کئے گئے۔ ایک ہی وقت میں چار براعظموں یورپ، امریکہ، ایشیا اور افریقہ پر مسلسل 6 برس تک

---

[45] Koenignsbuger, H.G et al., Europe in the sixteenth Century, p: 68
[46] Wilson, Peter, Europe's Tragedy: A New History Of Thirty Years War, p:787
[47] American Civil War History, Retrieved 22 November 2016 from http://www.history.com/topics/american-civil-war/american-civil-war-history
[48] History of Bulgarians: IV/pp.444, labor 2007
[49] Source List And Detailed Death Tolls For The Primary Mega Death Of The Twentieth Century, Retrieved 3 February 2017 from http://necrometrics.com/20c5m.htm#WW1

اس منحوس جنگ کے سائے مسلط رہے اس جنگ میں 69 ممالک شامل تھے جس میں 50 اتحادی اور 9 مخالف، آپس میں دست و گریباں تھے۔[50]

1945ء میں اس نام نہاد مہذب تہذیب کے علمبردار امریکہ نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر آبادی سے بھرے یہ دونوں شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیے۔[51]

یادرہے کہ ان تمام جنگوں میں دونوں طرف عیسائی ہیں اور درمیان میں مشتعل کرنے والے اور قرض دے کر جنگیں کروانے والے یہودی مہاجن بنکرز ہیں۔ ان کی آپس کی لڑائیوں کے بعد اگلا لقمہ پھر مزید مسلمان بن گئے۔

1918ء میں سوویت یونین نے قازقستان پر قبضہ کیا تو وہاں کی تمام مساجد اور دینی ادارے منہدم کر دیے۔ علماء اور اساتذہ کو فائرنگ اسکواڈ سے ہلاک کر دیا گیا۔ ان ظالمانہ کاروائیوں میں دس لاکھ قازق مسلمان شہید ہو گئے۔[52]

1857ء کی جنگ آزادی میں ہندوستان میں انگریزوں نے 27 ہزار مسلمانوں کو پھانسی دی اور اس کے علاوہ دس سال تک برابر قتل عام ہوتا رہا جس کا حساب و شمار ہی نہیں۔[53]

There was untold holocaust which caused death of almost ten million people over ten years beginning in 1857.[54]

یوگوسلاویہ میں کمیونسٹوں نے اپنے دور میں 24 ہزار سے زائد مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اور 17 ہزار سے زائد مساجد و دینی ادارے مسمار کر دیئے۔[55]

---

[50] U.S. Census Bureau World Population Historical Estimates of World Population. Retrieved March 4, 2016 from https://www.census.gov/population/international/data/worldpop/table_history.php

[51] Bombing of Hiroshima and Nagasaki, Retrieved 6 December 2016 from http://www.history.com/topics/world-war-ii/bombing-of-hiroshima-and-nagasaki

[52] Evan Mawdsley, The Russian Civil War, p:287

[53] ندوی، ابوالحسن علی، تاریخ ندوۃ العلماء، 1/4

[54] Dawn News Million After 1857 War Of Independence Historian 25 August 2007, Retrieved 8 October 2015 from https://www.dawn.com/news/262820

[55] Genocide in the 20th Century, Retrieved 6 December 2016 from http://www.historyplace.com/worldhistory/genocide/bosnia.htm

اپریل 1992ء تا ستمبر 1992ء صرف چھ ماہ میں بوسنیا میں ڈھائی لاکھ مسلمان شہید کئے گئے۔ پانچ لاکھ مسلمان بے گھر اور پچاس ہزار عصمت مآب مسلمان خواتین کی آبروریزی کی گئی۔[56]

1982ء میں اسرائیل نے فلسطین کے شہروں صابرہ اور شتیلہ کے کیمپوں میں پچاس ہزار مسلمان شہید کئے۔[57]

1992ء کے بعد اب تک 5 لاکھ مسلمان اس نام نہاد تہذیب کے علمبرداروں کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں۔[58]

17 اکتوبر 2001ء–12 نومبر 2001ء صرف ایک ماہ دوران امریکہ اور نیٹو فورسس کے انچاس/49 ممالک نے نہتے افغانستان میں 90 ہزار بے گناہ مسلمان مرد، عورتیں بچے شہید کئے[59] اور پورے بیس/20 برس کے عرصے میں انہوں نے 241,000 بے گناہ شہریوں کا قتل عام کیا[60]

حالیہ عراق کی جنگ میں امریکی جرائم کی فہرست بڑی طویل ہے۔ قتل و غارت کے واقعات میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 10 لاکھ افراد اتش و آہن کی نذر ہوئے۔ 2001ء تک تو اس نام نہاد مہذب، تہذیب کے علمبرداروں کی جنگوں میں ہونے والے مسلمانوں کے جانی و مالی نقصان کے اعداد و شمار ملتے ہیں لیکن اس کے بعد سے لے کر 2016ء تک مسلمانوں کے جانی و مالی نقصان کی عالمی تحقیقاتی اداروں کے ذریعے تفصیل میسر نہیں آئی۔ تحقیق کرنے پر بڑا حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ امریکہ اور یورپ کے تھنک ٹینک نے 2001ء سے پالیسی وضع کر لی ہے کہ وہ مسلمانوں کے جانی و مالی نقصان کے اعداد و شمار کے حوالے سے سروے نہیں کریں گے۔ بہر کیف ہر ذی فہم بخوبی واقف ہے کہ ان بائیس سالوں میں بھی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان اس بربریت کا نشانہ بن چکے ہیں اور کروڑوں، اربوں، کھربوں کی مالیت کا نقصان ہو چکا ہے۔ برما، افغانستان، عراق، کشمیر، فلسطین، شام، لیبیا، لبنان اور پاکستان کے آزاد علاقے

---

[56] Quandt, Willim B., Peace Process: American Diplomacy & The Arab-Israeli Conflict Since 1967, p:266

[57] Sabra and Shatila Refugee Camps 1982 Massacre, Retrieved 6 December 2016 from http://www.palestinefacts.org/pf_1967to1991_sabra_shatila.php

[58] Do the math: Global War on Terror, Retrieved 6 December 2016 from www.mintpressnews.com

[59] Do the math: Global War on Terror has killed 4 million Muslims or More, Published on August 3, 2015, Retrieved 6 December 2016 from www.mintpressnews.com

[60] Afghan Civilians | Costs of War - The Watson Institute

وزیرستان بلکہ پورا پاکستان اس دہشت گردی کی زد میں رہ چکا ہے۔ امریکہ کی مسیحی حقوق کی تنظیم اور ذرائع ابلاغ کے اداروں کو امریکہ اور یورپ کے یہ سنگین جرائم تو نظر نہیں آتے مگر پیغمبر امنؐ نبی رحمتؐ جس نے 23 سالہ مختصر سے عرصے میں دس لاکھ مربع میل کے فساد سے بھرپور اور جنگ زدہ علاقے میں جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے طرفین کے 1018 مقتولین کے ساتھ امن و امان قائم کر کے عظیم الشّان پر امن انقلاب برپا کر دیا وہ ان کے نزدیک (نعوذ باللہ) جنگ کا عادی مجرم اور دہشت گرد ہے۔[61]

اب صورتِ حال یہ ہے کہ قتلِ عام، جانی و مالی نقصان بھی مسلمانوں کا ہو رہا ہے اور دہشت گرد بھی مسلمان ہیں۔ "اگر دنیا کے پاس عقل ہوتی تو وہ سوال کرتی کہ جو لوگ خود امن و امان کے سب سے بڑے دشمن ہوں، جنہوں نے فلسطین، شام، عراق، افغانستان، عراق، کشمیر، اور کتنے ہی پاکستان میں بے گناہ انسانوں کا خون بہا بہا کر زمین کے چہرے کو رنگین کر دیا ہے، جو آج بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ذریعے دوسری قوموں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں، آخر انہیں کیا حق ہے کہ اسلام پر وہ الزام عائد کریں جس کی فردِ جرم خود ان پر لگنی چاہئے؟ کہیں اس مؤرخانہ تحقیق و تفتیش اور عالمانہ بحث و اکتشاف سے ان کا یہ منشا تو نہیں کہ دنیا کی نفرت و ناراضی کے سیلاب کا رخ اسلام کی طرف پھیر دیں جس کے خود ان کی اپنی خونریزیوں کے خلاف امڈ کر آنے کا اندیشہ ہے؟"[62]

نتائج البحث:

مستشرقین اختلاف مبتلا ہیں، کسی کو حضور نبی کریم ﷺ کے وجود کے بارے میں شک ہے کہ (معاذ اللہ) کہ محمدؐ نام کی شخصیت دنیا میں تھی بھی کہ نہیں؟ ایک دوسرے مستشرق کے نزدیک محمد (ﷺ) کی شخصیت کے اثرات صدیوں کی جاں گسل کشمکش کے باوجود آج بھی قائم ہیں۔ اور وہ آپؐ کو ایک کامیاب باغی انقلابی لیڈر قرار دیتا ہے۔ مستشرقین کے اعتراضات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا اصل مقصد ان کی گاہوں سے اوجھل ہے۔ قرآن کریم سورہ حدید آیۃ نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کے مشن کا پورا لبِ لباب بیان کر دیا ہے۔ اور "لوہے کے نزول کے بارے میں کلام کا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو قیام عدل کی محض سکیم پیش کرنے کیلئے مبعوث نہیں فرمایا تھا بلکہ یہ بات بھی اس مشن میں شامل تھی کہ عملاً نافذ کرنے کی کوشش کی

---

[61] Muhammad: A Prophet For Our Time, pp: 17-18

[62] الجہاد فی الاسلام، ص:15

جائے اور وہ قوت فراہم کی جائے جس سے فی الواقع عدل قائم ہو سکے اور مزاحمت کرنے والا کا زور توڑا جائے۔ آپؐ کی بعثت کا مقصد دین حق کو پوری دنیا پر غالب کرنا ہے۔ اسلام ایک دین (نظام) ہے۔ اس کے نفاذ کے لیے ایک صالح معاشرے کا قیام ناگزیر اور حکومت کا ہونا لازمی ہے۔ آپؐ کی جدوجہد کا مقصد اپنی ذات کے لئے حکومت کا حصول ہر گز نہ تھا بلکہ یہ حکومت اللہ کے دین اسلام کے نفاذ کا ایک ذریعہ تھی۔ مستشرقین کی ایک تعداد تحقیقی اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے نبی رحمت ﷺ کی شان ہرزہ سرائی کرتی ہے تو ان میں سے ہی جو لوگ فطرت سلیمہ کے حامل ہیں وہ آپ کی خوبیوں کی گواہی دیتے ہوئے آپؐ کی شان میں رطب اللسان ہیں۔ ان معتدل غیر مسلم محققین کی گواہی سے بھی یہ حقیقت پایہء ثبوت کی حد تک پہنچ گئی ہے کہ آنحضورؐ واقعتاً دنیا کے عظیم ترین جرنیل اور کامیاب ترین انقلابی لیڈر ہیں۔ دنیا کے دیگر انقلابات کے تقابلی جائزہ سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ آپؐ نے دنیا میں ایک عظیم ترین، جامع، ہمہ گیر، اور گھمبیر ترین انقلاب انتہائی قلیل عرصے میں، ایک ہی (life span) میں برپا کیا ہے۔ تاریخِ انسانی کے حقائق ثابت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ اور مسلم امہ کو موردِ الزام ٹھہرانے والے ہی اصل دہشت گرد ہیں۔